سبق سنانے کے لیے آیتِ سجدہ تلاوت کرنے سے سجدۂ تلاوت کا حکم

ریفرنس نمبر:Aqs 1796

تاریخ:27-02-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن گھر میں بچیوں کو قرآنِ پاک پڑھاتی ہے۔ سبق سناتے ہوئے بچیاں آیتِ سجدہ بھی سناتی ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ بچیاں بطورِ سبق آیتِ سجدہ سنائیں، تو کیا اُن بچیوں پر سجدہ تلاوت لازم ہو گا یا نہیں؟ بالغ بچیوں اور نابالغ بچیوں کے لیے الگ الگ حکم ہو گا یا ایک ہی حکم ہے؟

اسی طرح اُن بچیوں سے بطورِ سبق آیتِ سجدہ سنتے ہوئے کیا سبق سننے والی اسلامی بہن پر بھی سجدہ تلاوت لازم ہو گا؟ بالغ بچی آیتِ سجدہ پڑھے، تو کیا حکم ہو گا اور نابالغ پڑھے، تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں سبق سنانے والی بالغ بچیوں پر سجدہ تلاوت لازم ہو گا، خواہ سبق سنانے کے طور پر آیتِ سجدہ تلاوت کریں یا کسی اور غرض سے، کیونکہ سجدہ تلاوت کا سبب تلاوت ہے، سبق سنانے کی نیت سے کی جائے یا کسی اور غرض سے تلاوت کی جائے، بہر صورت سجدہ تلاوت لازم ہو جاتا ہے، البتہ سبق سنانے والی نابالغ بچیوں پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا، کیونکہ سجدہ تلاوت لازم ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس پر نماز فرض بنتی ہو اور نابالغ بچی پر نماز فرض نہیں، اس لیے اس پر سجدہ تلاوت بھی لازم نہیں ہو گا۔

اور سبق سننے والی اسلامی بہن خواہ نابالغ بچی سے آیتِ سجدہ سنے یا بالغ بچی سے، خواہ سبق کی غرض سے سنے یا کسی اور غرض سے، بہر صورت اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا، کیونکہ مسلمان عاقل بالغ کے صرف آیتِ سجدہ سننے کی وجہ سے ہی سجدہ تلاوت لازم ہو جاتا ہے، خواہ کسی بھی غرض سے سنے۔ نیز نابالغ بچہ کے تلاوت کرنے کی وجہ سے اگرچہ اُس نابالغ پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوتا، البتہ اُس سے آیتِ سجدہ سننے والے پر لازم ہو جاتا ہے، ہاں اگر سبق سننے والی اسلامی بہن خود مخصوص حالت (حیض) میں ہو، تو ایسی صورت میں اُس اسلامی بہن پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا، کیونکہ حالتِ حیض میں آیتِ سجدہ سننے یا تلاوت کرنے سے حیض والی عورت پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوتا۔ (اگرچہ اس حالت میں تلاوت کرنا، ناجائز ہے۔)

حدیثِ پاک میں ہے: "قال علیہ السلام: والسجدۃ علی من سمعھا وعلی من تلاھا" ترجمہ: نبی پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص آیتِ سجدہ سنے یا تلاوت کرے، اُس پر سجدہ (لازم) ہے۔

(نصب الرایۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، ج2، ص178، مطبوعہ موسسۃ الریان، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: " والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد ۔۔۔ والأصل فی وجوب السجدة ان کل من کان من اهل وجوب الصلاة اما اداء او قضاء کان أهلا لوجوب سجدة التلاوة ومن لا فلا کذا فی الخلاصة حتی لو کان التالی کافرا أو مجنونا أو صبیا أو حائضا أو نفساء لم یلزمهم ۔۔۔ ولو سمع منهم مسلم عاقل بالغ تجب علیه لسماعه ملخصاً" ترجمہ: سجدہ تلاوت ان (چودہ) مقامات پر تلاوت کرنے والے اور سننے والے پر واجب ہے۔ (سننے والے نے) خواہ قرآنِ پاک سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، (بہر صورت اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا) اور سجدہ تلاوت کے لازم ہونے میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ادا یا قضا کے طور پر وجوبِ نماز کا اہل ہو ، وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا اہل ہو گا اور جو شخص (وجوبِ نماز کا اہل) نہ ہو، تو (وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا بھی اہل) نہیں ہے۔ جیسا کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے، یہاں تک کہ اگر تلاوت کرنے والا شخص کافر، مجنون، نابالغ بچہ یا حیض و نفاس والی عورت ہو، تو ان پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا اور اگر کوئی مسلمان عاقل بالغ ان (مذکورہ افراد) سے سن لے، تو اس کے سننے کی وجہ سے اُس پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا۔ (الفتاویٰ الهندیه، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، ج 1، ص 146، مطبوعه کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: " وجوب سجدہ تلاوت، تلاوت کلمات معینہ قرآن مجید سے منوط ہے۔ وہ کلمات جب تلاوت کئے جائیں گے، سجدہ تالی و سامع پر واجب ہو گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 223، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: " آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہو گیا۔"

(بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 729، 730، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حالتِ حیض میں آیتِ سجدہ سننے والی عورت کے متعلق مبسوطِ سرخسی میں ہے: " ولیس علی الحائض سجدة قرأت أو سمعت " ترجمہ: حائضہ عورت آیتِ سجدہ تلاوت کرے یا سنے، اس پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہے۔

(المبسوط للسرخسی، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، ج 2، ص 6، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

02 رجب المرجب 1441ھ/27 فروری 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے